توہین رسالت مآب ﷺ

اسلامی دنیا کے بارے میں مغرب کا سیاسی اور تہذیبی ایجنڈا

مولانا فضل الرحیم
نائب مہتمم، جامعہ اشرفیہ، لاہور

[یہ مقالہ اپریل ۲۰۰۶ء میں شوریٰ ہمدرد لاہور کے منعقدہ اجلاس میں پڑھا گیا، مقالے کا متن قارئین وفاق المدارس کی نذر ہے] ——— ادارہ

میرے لیے آج یہ حقیقتاً بڑی سعادت مندی کی بات ہے جو آج اس موضوع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے حوالے سے گفتگو کی جائے گی اور موضوع ہے۔

میں اپنے اس موضوع سے پہلے آپ حضرات کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اس میں دو رائے نہیں ہیں، ساری دنیا کے مسلمانوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالی بھی ہے لا یؤمن احد الخ یعنی تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں تاوقتیکہ اس کے دل میں میری محبت ساری دنیا، اولاد اور کل کی کل مخلوق سے زیادہ نہ ہو۔

سامعین کرام! میں یہ سوچتا تھا اولاد کی محبت، گھربار کی محبت، کاروبار کی محبت فطری چیز ہے کہ جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خیال آتا تھا کہ کہیں ہم اس حدیث کی بناء پر مومن کا مصداق بھی بنتے ہیں یا نہیں، لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ ڈنمارک کے ایک اخبار نے دریدہ ذہنی سے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تو مجھے معجزہ نظر آیا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کا کہ روئے زمین پر بسنے والے مسلمان نیک عمل کرنے والے، بدعمل کرنے والے، فاجر، فاسق مرد عورتیں بوڑھے اور بچے اس طرح باہر نکلے ہیں کہ واقعتاً اگر یہی معاملہ کسی کے والدین، اولاد اور عزیز واقارب کے ساتھ ہوتا تو اتنا دکھ اور صدمہ نہ ہوتا جس سے حقیقتاً یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جذبہ ہر مسلمان کے دل میں فطری طور پر موجود ہے یہ الگ بات ہے کہ دبا ہوا ہے، موٹے موٹے پردوں کے اندر چھپا ہوا ہے۔

لیکن بہرحال یہ جذبہ نکھر کے سامنے آیا ہے اور یہ کہ ساری دنیا کے مسلمان کبھی اس طرح متحد نہیں ہوئے تھے لیکن اس مسئلہ پر سب یک جان یک قالب نظر آتے ہیں۔ سب کا ایک ہی نعرہ، ایک ہی آواز ایک ہی بات سننے کو مل رہی ہے کہ ہم ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جان، مال سب قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اب میں آج کے اس موضوع پر عرض کرتا ہوں۔

ڈنمارک اور اس کے بعض مغربی ممالک کے اخبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز اور

شرانگیز خاکوں کی اشاعت کی ناپاک جسارت ۱۴۰ کروڑ فرزندان توحید کے لیے ناقابل برداشت صدمے کا باعث ہونے کے ساتھ لمحہ فکریہ بھی ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ سوچ کہ آخرت میں کس منہ سے شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حق دار ہوگا۔ ایسا نظر آرہا ہے کہ بنیاد پرست عیسائیوں اور انتہا پسند یہودیوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ۵۴ لاکھ آبادی والے ملک ڈنمارک کو استعمال کیا ہے، ڈنمارک کی حکومت کو بہرحال امریکہ سمیت ان مغربی طاقتوں کی حمایت حاصل ہے جہاں کی حکومتیں ان بنیاد پرست اور انتہا پسند عناصر کے زیر اثر ہیں وگرنہ ڈنمارک جیسا چھوٹا ملک ان طاقتوں کی پشت پناہی کے بغیر اس مسئلے پر مسلمان ملکوں کے سفیروں سے ملنے کی درخواست مسترد کرنے کی جسارت کر ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ امت مسلمہ اجتماعی بصیرت ومشاورت سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے اغراض ومقاصد کا تعین کرے اور اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) کے پلیٹ فارم سے ایک متفقہ لائحہ عمل اختیار کرے، ہم سمجھتے ہیں کہ ان شرانگیزوں کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

اسلامی دنیا کے بارے میں مغرب کا سیاسی اور تہذیبی ایجنڈا

❶ اسلامی ملکوں اور یورپی یونین کے موجودہ خوش گوار تعلقات کو خراب کرنا، یورپی یونین کے اہم ملکوں نے عمومی طور پر عراق پر امریکی حملوں کی مخالفت کی تھی اس بات کا امکان رہا ہے کہ امریکہ کی ایران کے خلاف جارحانہ کارروائیوں کی یورپی یونین مزاحمت کرے گی، امریکہ کی استعماری پالیسیوں سے بیشتر اہم یورپی ممالک، چین اور روس بھی پریشان نظر آرہے ہیں، چنانچہ اس بات کا امکان ہے کہ اسلامی ممالک ان ملکوں کے ساتھ مل کر اگلی دو یا تین دہائیوں میں امریکہ مخالف ایک طاقت ور بلاک تشکیل دے سکتے ہیں، ان خاکوں کی اشاعت سے یورپی یونین اور عالم اسلام کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئی ہے جو کہ امریکہ کے مفاد میں ہے۔ ❷ یہودیوں کے مذموم مقاصد کے حصول میں معاونت کرنا، ان قابل نفرت خاکوں کی اشاعت سے تہذیبوں کے درمیان تصادم کے امکانات بڑھے ہیں جب کہ عیسائیت اور اسلام کے درمیان تصادم کی راہ ہموار ہونے کی سمت میں پیش رفت کے بھی خطرات بڑھے ہیں۔ ❸ یورپی یونین اور عالم اسلام میں کشیدگی پیدا کر کے امریکہ کے اس عزم کو تقویت پہنچانا جس کے تحت وہ اس صدی میں اپنی واحد سپر پاور کی پوزیشن کو ہر حال میں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ ❹ او آئی سی کا ایک مرتبہ پھر امتحان لینا کہ وہ اس قسم کی شرانگیزی کے خلاف مؤثر اقدامات اٹھانے کی سکت رکھتی ہے یا نہیں تاکہ آئندہ اس قسم کی حرکتیں کرنے یا نہ کرنے کی منصوبہ بندی کی جاسکے۔ ❺ ان خاکوں سے اسلامی دنیا میں ہونے والے جذباتی اور ممکنہ طور سے کہیں کہیں پرتشدد، احتجاجی مظاہروں کی بڑے پیمانے پر تشہیر کرنا خصوصاً مغربی ممالک کے عوام کو ایک مرتبہ پھر یہ باور کرانا کہ مسلمان تو ہوتے ہی دہشت گرد ہیں واضح رہے کہ نائن الیون کے بعد سے یہ مذموم مہم جاری ہے۔ ❻ مسلمان ملکوں میں مایوسی اور بددلی پیدا کرنا اور بہت سے اسلامی ملکوں کی حکومتوں اور ان کے عوام کے درمیان اعتماد کے بحران کو مزید سنگین بنانا، کیوں کہ اس طرح کے معاملات

میں مسلمان ملکوں کے عوام، مذہبی جماعتوں اور کچھ سیاسی جماعتوں کا ردعمل انتہائی شدید اور جذباتی ہوتا ہے جب کہ بیشتر اسلامی ملکوں کے حکمران، خود او آئی سی مختلف وجوہات کی بنا پر مصلحت پسند اور بے عملی کا شکار رہے ہیں۔ ❼ یورپ اور امریکہ میں رہائش پذیر مسلمانوں کے ممکنہ طور پر ہونے والے احتجاجی اقدامات کو بہانہ بنا کر ان کے خلاف کارروائیاں کرنے کی راہ ہموار کرنا یا ان کے لیے ایسے حالات پیدا کرنا کہ وہ خود ہی ان ممالک سے رخت سفر باندھ لیں۔

امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے ضمن میں او آئی سی کا کردار غیر مؤثر رہا ہے۔ ستمبر ۲۰۰۵ء میں توہین رسالت پر مبنی خاکے ڈینش زبان میں چھپنے والے ڈنمارک کے ایک اخبار میں شائع ہوئے تھے لیکن او آئی سی نے ان کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ چنانچہ ان اشتعال انگیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاجی مظاہروں میں جو تشدد کا عنصر شامل ہوا ہے اس کی وجہ او آئی سی اور مسلمان حکومتوں کی بے عملی اور بے حسی سے پیدا ہونے والی بددلی اور مایوسی بھی ہے، اب یہ از حد ضروری ہے احتجاج پر امن اور باوقار ہوں۔

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے مؤثر اور قابل عمل حکمت عملی وضع کرنی ہوگی۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ ان توہین آمیز خاکوں کے ضمن میں نہ صرف مغربی آراء بلکہ اسلامی دنیا و یورپی یونین کے درمیان معاشی و اقتصادی روابط اور عالم اسلام کی معاشی، اقتصادی اور سیاسی صورتحال کو مدنظر رکھا جائے۔ چند مثبت آراء یہ ہیں:

❶ آسٹریا کے صدر نے جو اس وقت یورپی یونین کے صدر بھی ہیں کہا ہے کہ ذرائع ابلاغ کو مسلمانوں کے توہین رسالت کے نظریہ کی پاسداری کرنا چاہیے۔ ❷ سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے یورپی اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی اور کہا کہ یہ مذہبی اور اخلاقی اقدار کے خلاف ہیں۔ ❸ پاکستان میں متعین جرمنی کے سفیر نے کہا کہ یورپ میں اخبارات کو کنٹرول کرنے کا کوئی انتظام نہیں جس سے اکثر قابل اعتراض مواد بھی شائع ہو جاتا ہے۔ انھوں نے تجویز پیش کی کہ اقوام متحدہ اس کی اصلاح کرے اور اسلامی ملکوں اور تیسری دنیا کے ملکوں کو منصفانہ نمائندگی دی جائے۔ ❹ دولت مشترکہ کے سیکریٹری جنرل کا کہنا ہے کہ دولت مشترکہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ دنیا میں آزادی اظہار ہونا چاہیے مگر اس کے ساتھ ذمہ داری کا احساس بھی ہونا چاہیے تاکہ کسی فرد، قوم یا مذہب کی ہتک نہ ہو۔

ان خاکوں کی اشاعت کے ضمن میں منفی اور جارحانہ بیانات میں سے کچھ یہ ہیں:

❶ یورپی یونین نے کہا ہے کہ ڈنمارک پر حملہ یورپی یونین کے تمام ملکوں پر حملہ تصور ہوگا جب کہ یورپی کمیشن کے صدر نے تنبیہ کی کہ مسلمان ملکوں کی جانب سے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ دراصل یورپ کی مصنوعات کا بائیکاٹ تصور ہوگا۔ ❷ اسلام آباد میں متعین ڈنمارک کے سفیر نے کہا تھا کہ ڈنمارک سے مسلم ممالک کی برآمدات ان کی برآمدات کا صرف ۲ء۳ فیصد ہیں اس لیے بائیکاٹ سے ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ❸ یورپی یونین کی اسمبلی نے ۱۶ فروری ۲۰۰۶ء کو ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آزادی اظہار اور آزادی صحافت ایک عالمگیر حق ہے اور

اس حق پر اس وجہ سے قدغن نہیں لگائی جاسکتی کہ اس سے کوئی فرد یا گروپ ناراض ہوتا ہے۔ ❹ وہائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ کچھ مسلمان ملکوں میں پر تشدد احتجاجی مظاہروں سے مسلمانوں کے اس دعوے کی تردید ہوگئی ہے کہ وہ امن پسند ہیں۔

دنیا کی مجموعی آبادی کا ۲۲ فیصد ہونے کے باوجود مسلمان ملکوں کا دنیا کی جی ڈی پی میں ان کا حصہ تقریباً ۵ فیصد اور مجموعی تجارت میں حصہ تقریباً ۷،۵ فیصد ہے جب کہ مسلمان ملک زیادہ تر تجارت بھی غیر مسلم ممالک کے ساتھ کرتے ہیں۔ مسلمان ممالک کے مغربی ممالک کے بینکوں وغیرہ میں تقریباً ۱۱۰۰ ارب ڈالر جمع ہیں جب کہ مسلمان ممالک نے ان ممالک سے ۸۵۰ ارب ڈالر قرضہ لیا ہوا ہے، گویا مسلمان ممالک کی جمع شدہ رقوم کا ایک حصہ بطور قرض دے کر یا عالمی مالیاتی اداروں سے دلوا کر مغربی استعماری طاقتیں خصوصاً امریکہ مسلمان ملکوں سے اپنی سیاسی اور معاشرتی شرائط منواتے رہے ہیں۔

امت مسلمہ مذہب سے دور ہوتی جارہی ہے اور مسلم حکمران اسلامی تعلیمات کے ضمن میں معذرت خواہانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ اسلامی نظام معیشت سے فرار اور سودی نظام پر اصرار کیا جارہا ہے۔ امت مسلمہ ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ تعلیم اور ٹیکنالوجی میں پیچھے ہونے کی وجہ سے بہت سے اسلامی ممالک اپنے دفاع کے لیے بھی مغرب پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔ ان خاکوں کی اشاعت کرنے والے ممالک کے ساتھ مغربی طاقتوں کی یکجہتی اور اشتعال انگیز بیانات، امت مسلمہ کے حالات اور ان خاکوں کے مذموم مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ اسلامی ممالک او آئی سی کے پلیٹ فارم سے بصیرت اور مشاورت سے کام لیتے ہوئے ایک مؤثر لائحہ عمل فوری طور پر اختیار کریں۔ او آئی سی کو ایک ایسا طاقتور ٹی وی چینل بنانا ہوگا جو مختلف زبانوں میں اسلام کی صحیح تشخص کو پیش کرے اور اس کو مسخ کرنے کی سازشوں کو ناکام بنائے۔

او آئی سی اور مسلمان ممالک کو واضح طور سے دنیا کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف جنگ کرتے رہیں گے، دریں اثناء توہین آمیز خاکوں کے خلاف عالم اسلام میں پروقار اور پرامن احتجاج جاری رکھنا چاہیے۔ اگر یورپی یونین توہین آمیز خاکوں کے ضمن میں امت مسلمہ کے مطالبات پر ہٹ دھرمی کا رویہ برقرار رکھتی ہے تو متعلقہ ملکوں کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرنے، ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے اور تیل کو کسی نہ کسی شکل میں بطور ہتھیار استعمال کرنے کے ہمہ گیر اثرات و مضمرات پر او آئی سی کو انتہائی سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا اور اسلامی ترقیاتی بینک و اسلامی چیمبر آف کامرس سے بھی مشاورت کرنا ہوگی۔

یہ معاملہ ابھی تک او آئی سی کے ایجنڈے پر نظر نہیں آیا۔ امت مسلمہ اور مسلمان حکمرانوں کو اس بات کا ادراک کرنا ہوگا کہ اس ضمن میں مومنانہ بصیرت اور مشاورت سے فیصلے کرنے اور مندرجہ بالا سفارشات پر عمل کرنے کے بجائے اگر توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا معاملہ اقوام متحدہ میں لے جایا گیا تو یہ معاملے کو سرد خانے میں ڈالنے کے مترادف ہوگا اور امت کے مفادات کو زک پہنچے گی۔ ☆......☆